بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱۲۵

الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

قادیان

الفضل

یوم سہ شنبہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے ۔ ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | یکم ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش | ۸ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | یکم ماہ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۷۷

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق تازہ اطلاع

پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ گزشتہ جمعرات کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو درد دانت سے افاقہ رہا۔ اور رات آرام سے بسر ہوئی۔ مگر جمعہ کی صبح کو درد پھر زیادہ ہوگیا۔ درد کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سندھ اسٹیٹ کے معاملات اس کے انتظام اور ترقیات کے متعلق منیجروں اور دیگر کارکنان سے تبادلہ خیالات اور ان کو ضروری ہدایات فرماتے رہے۔ اس میں تین گھنٹے صرف ہوئے۔ دوپہر کو خطبہ جمعہ میں حضور نے دین کے لئے قربانی کرنے پر بہت زور فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد چار احباب نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت فرمائے۔ نماز میں کنری محمود آباد اور دیگر اسٹیٹ کی جماعتوں کے افراد نے بھی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شام کو باغ میں چہل قدمی کے لئے تشریف لے گئے صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ اب بفضل خدا اچھی ہیں الحمد للہ۔ حضرت اماں جان دیگر اہلبیت و خدام بفضل خدا بخیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ

ایک فرستادۂ خدا کی ضرورت

پروفیسر انوار الحق سہمی بہاولپوری نے "کوثر" اشاعت ۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء میں ایک پُرولولہ مقالہ زیر عنوان "انسان کی فلاح و ترقی کی راہ" سپرد قلم کیا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں :-

"انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں ان کے مقصد بعثت ان کی اولوالعزم کوششوں اور ان کے پیغمبرانہ کارناموں سے قطع نظر اگر انسان کی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو ایک عجیب پُرسوز و ہولناک منظر سامنے آتا ہے جدھر دیکھئے علم و عقل کی وادیوں میں بڑے بڑے اصحاب فہم و فکر ہیں۔ نقطۂ آغاز تک چلے جائیے۔ تاریخ کی شاہراہ اور اس کی ان گنت پگڈنڈیوں پر آپ کو قدم قدم پر مفکرین و موجدین کا سامنا ہوگا۔ جگہ جگہ آپ کو ارباب فضل و کمال اپنی حیرت انگیز ذہانت اور طباعی اور جدت و فراست کے جوہر بکھیرتے ہوئے ملیں گے۔ لیکن اس کے باوجود بلکہ بعینہ اسی وجہ سے کہ انسان نے اپنی بھلائی اور کامرانی کے لئے خود کو کافی سمجھا۔ آپ دیکھتے کہ غلطیوں اور غلط فہمیوں سے تعصب اور شرارت سے جھوٹ اور دغا سے فریب و فساد سے ظلم و زیادتی سے۔ قتل و غارت سے انسانیت چُور چُور ہے۔ جاہلیت کی انہی خون آشام تاریکیوں اور ہلاکت آفرینیوں سے بچانے کے لئے رحمت الٰہی نے ہمیشہ دستگیری کی ہے۔ مگر افسوس کہ انسان نے اکثر اس لگی بندھی راہ نجات سے اعراض ہی کیا ہے۔ یہ مقرر کردہ راہ ہدایت اس کی بے راہ رویوں پر ہمیشہ شاق گزرتی رہی ہے۔ جدت کا جنون۔ قوت کا نشہ۔ علم کی مستی و سرشاری عقل کی خود آرائی و سرگرانی۔ اغراض کی اندھی مفاد پرستی۔ یہ اور اسی قسم کی چیزیں قبولیت حق میں رکاوٹ بنتی رہی ہیں۔ علّم الانسان ما لم یعلم کلا ان الانسان لیطغیٰ (سکھائی انسان کو وہ باتیں جنہیں وہ نہیں جانتا خبردار! بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے۔) حالانکہ حق کی بازیافت کے لئے بے لاگ جستجو۔ سچی طلب اور حقیقی تڑپ کی ضرورت ہے۔ بلکہ سمجھنے اور پا لینے کے لئے ہی نہیں۔ قیام و بقائے حق کے لئے بھی ہدایت الٰہی سے عشق کی اشد ضرورت ہے ؎

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات

ان الفاظ میں آپ نے کس جوش اور صفائی سے خدا کے فرستادگان اور خود ساختہ مصلحوں میں فرق کر کے دکھایا ہے۔ عقل و خرد کے پرستار باوجود انتہائی جوش و خروش اور باوجود دقیق سے دقیق دانشمندانہ اور مصلحت اندیشانہ موشگافیوں کے ہمیشہ صراط مستقیم سے دور دور بھٹک جاتے رہے ہیں۔ لیکن خدا کے فرستادگان کی اولوالعزم کوششیں پیغمبرانہ کارنامے ان کا مقصد بعثت ان کی زندگیاں جو کام کر جاتی ہیں۔ ان کا عشر عشیر بھی وہ لوگ نہیں کرسکتے جو محض عقل کے سہارے ارشاد و ہدایت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ صاف ہے کہ خدا کے فرستادگان کی پشت پناہ وہ ذات قدیر و حکیم ہوتی ہے۔ جو ان کو ارشاد و ہدایت کے لئے متعین کرتی ہے۔ وہ حق کی بازیافت کے لئے بے لاگ جستجو۔ سچی طلب اور حقیقی تڑپ سمجھنے اور پا لینے کے لئے ہی نہیں بلکہ قیام و بقائے حق کے لئے ہدایت الٰہی سے عشق لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیتے ہیں۔ جو محض عقل کے پرستار نہیں کرسکتے۔

یہی نہیں بلکہ عقل والے خدا کے فرستادوں سے رشد و ہدایت پا کر بھی صراط مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگوں کا نقشہ مقالہ نگار صاحب نے بدیں الفاظ کھینچا ہے۔ "نہ پانے والوں کا ہی نہیں پا کر غافل ہو جانے کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ ذرا ان قوموں کی طرف دیکھئے جنہوں نے ہدایت یافتہ ہونے کے بعد یا تو مدہوشی و خود فراموشی کو خواب آور گود کو پسند کیا۔ یا پھر آزادی کے خبط میں بے لگامی اختیار کر لی۔ خواہشات کی طغیانی کے علاوہ اور کونسی چیز ہے جس نے انہیں اس راہ پر لگایا۔ انسانی گمراہی کا یہ سرچشمہ جتنا ہمہ گیر ہے اتنا ہی خطرناک اور عبرتناک بھی ہے۔ یہاں تک کہ اسی جذبہ کے ہاتھوں مجبور ہو کر اکثر قوموں نے ہدایت الٰہی کے صحیفوں اور کتابوں کو بدل ڈالا ان کے احکام کو توڑ مروڑ کر رکھ دیا۔"

۳ اپریل (جمعرات) کو روزہ رکھا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات نفلی روزے رکھنے کا جو ارشاد فرمایا ہے اس کے سلسلے میں تیسرا روزہ مورخہ ۳ اپریل (جمعرات) کو رکھا جائے۔ اور ملک میں امن کے قیام اور فتنہ و فساد کے دور ہونے کے لئے درد دل سے دعائیں کی جائیں ۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ان الفاظ سے صاف کھلتا ہے۔ کہ مکمل تعلیم کی موجودگی میں بھی گمراہی کا ایسا ہی امکان ہے خود آپ نے بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے آخری پیغام قرآن حکیم کی موجودگی کے باوجود جس کا ہر ایک حرف بلکہ ہر ایک نقطہ قیامت تک ان مٹ ہے۔ کس طرح عقلائے زمانہ و علمائے فرزانہ لفظی اور ظاہری تحریف سے تو رک جانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ مگر تفسیری اور معنوی تحریفوں کے پیچ در پیچ جالوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور تفسیر بالرائے کی بھول بھلیوں میں جا پڑتے ہیں۔

"کون کہہ سکتا ہے کہ اگر رحمت خداوندی نے اپنی آخری اور مکمل ہدایت کی حفاظت کا ذمہ خود نہ لیا ہوتا تو قرآن کے ساتھ اس کے ماننے والے ہی کیا کیا بدسلوکی نہ کرتے۔ پچھلی امتوں نے لفظی اور تعبیری۔ ظاہری اور معنوی دونوں قسم کی تحریف کو شعار بنایا۔ اب ظاہر تو انسانی دستبرد سے باہر ہے۔ لیکن تفسیری اور معنوی لحاظ سے قرآن کو بھی خواہشات کا تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ تفسیر بالرائے کو عین منشائے الٰہی قرار دے کر اسلام کی خدمت ہوتی ہے۔ دین کے مفہوم کو سکیڑ سمیٹ کر وقت کے باطل مطالبوں کو پورا کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔ آج ہمارے انشا پرداز اور فیلسوف مفسرین کا سارا زور اس بات پر ٹوٹ رہا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح رائج الوقت مطالبات کو جو شور و غلغلہ کے لحاظ سے تو صرور بلند ہیں۔ مگر حقیقت کے اعتبار سے سفلی ہیں۔ اپنی تفسیری شعبدہ بازیوں سے پورا کر کے خراج تحسین حاصل کیا جائے"۔

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا جو یہ وعدہ ہے۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ صرف ظاہری اور لفظی حفاظت کے لئے نہیں۔ بلکہ تفسیری تعبیری اور معنوی حفاظت کے لئے بھی ہے۔ جس کی تائید "بعثت مجددین" والی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ تعبیری و معنوی حفاظت کا بھی خود ذمہ دار ہے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ تفسیر اور تعبیر کے لئے بھی اپنے پاک بندے ارسال کرے۔ جو عقلمندوں اور خود ساختہ مجتہدوں کی اغلاط اور تفسیر بالرائے کی دھجیاں اڑا دیں۔ چنانچہ مقالہ نگار صاحب نے ایک نہایت بیّن اور عبرت انگیز مثال بھی پیش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"دور کیوں جائیے۔ مولانا ابو الکلام آزاد کو ربع صدی سے کچھ اوپر پہلے جبکہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی ساحرانہ شعلہ نوائی سے اسلامی انقلاب کے لئے گرما رہے تھے۔ اور حسرت و یاس نے نا امید کر کے انہیں وطنیت کی راہ پر نہیں لگایا تھا۔"

یہ مثال ان لوگوں کے لئے کس قدر عبرتناک ہے۔ جو محض اپنے ذاتی اجتہاد کے بل پر "اسلامی تحریکیں" جاری کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ "خدا کا آخری کلام" ہمارے پاس موجود ہے۔ ہم کو اب کسی خدا کے فرستادہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ایڑی چوٹی کا زور لگا لیں۔ وہ ضرور راہِ مستقیم کے حدود سے مولانا کی طرح باہر نکل جائیں گے۔ اور تفسیر بالرائے کی الجھنوں میں الجھ کر رہ جائیں گے۔ وہ ضرور دین کے مفہوم کو سکیڑ سمیٹ کر وقت کے باطل مطالبوں کو پورا کرنے کے کام میں لائیں گے۔ ان انشا پردازوں اور فیلسوف مفسرین کا سارا زور اس بات پر ضرور ٹوٹے گا۔ کہ کسی نہ کسی طرح رائج الوقت مطالبات کو۔ جو شور و غلغلہ کے لحاظ سے تو ضرور بلند ہیں۔ مگر حقیقت کے اعتبار سے سفلی ہیں۔ اپنی تفسیری شعبدہ بازیوں سے پورا کر کے خراج تحسین حاصل کریں۔

ہمارے سامنے مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کی مثال موجود ہے۔ اور اس سے بھی بیّن مثال سید مودودی صاحب کی ہے۔ جو الٰہ کے حکم کے بغیر محض "تفسیر بالرائے" کے زور سے حکومت الٰہیہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم کی آیات کو توڑ مروڑ کر "ان الحکم الا للہ" کی ایسی تفسیر مسلمانوں کے سامنے رکھی جو کسی طرح نازیت اور اشتراکیت کے سفلی اصولوں سے ممیز نہیں ہو سکتی۔ جن کا تصور الامام المہدی ہٹلر اور سٹالین جیسے ائمۂ ضلالت سے کسی طرح کم نہیں۔ جنہوں نے انبیاء کا "منتہائے مقصود" باطل کے ہاتھ سے اقتدار کی کنجیاں بزور شمشیر چھیننا بنا دیا ہے۔ اور جنہوں نے "جماعت اسلامی" مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ "خدائی فوجداروں کی جماعت" کا نظریہ مسلمانوں میں رائج کرنا چاہا ہے۔ محض اس لئے کہ رائج الوقت مطالبات کو۔ جو شور و غلغلہ کے لحاظ سے تو ضرور بلند ہیں مگر حقیقت کے اعتبار سے سفلی ہیں۔۔ اپنی تفسیری شعبدہ بازیوں سے پورا کر کے خراج تحسین حاصل کریں۔

ہمیں مولانا ابو الکلام صاحب آزاد اور سید مودودی صاحب کی نیک نیتی اور خیر خواہی پر کوئی شبہ نہیں۔ اور نہ ان کی مساعی پر ہم حرف رکھتے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ کیا یا جو کچھ کر رہے ہیں۔ اپنی ہمت اور وسعت کے مطابق کیا اور کر رہے ہیں۔ لیکن یہ کوششیں انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے مقتضیات اور وعدہ ہائے الٰہی کو حاشا و کلّا پورا نہیں کر سکتیں۔ دنیا کے دل سے اس وقت اسلام بالکل اسی طرح مر چکا ہوا ہے کہ اب اسکو از سرِ نو زندہ کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے فرستادہ "الامام المہدیؑ" کا کام ہے کیونکہ وہی "ایمان و اعمال صالح" کے ساتھ عشق کا دروازہ از سرِ نو کھول سکتا ہے۔ یعنی اسلام کی "نشأۃ ثانیہ" کا امام کامگار آج وہی ہو سکتا ہے۔ جس کو خود اللہ تعالےٰ چن کر اس کام کے لئے مامور کرے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ "اللہ تعالیٰ کے مرسل پر ایمان لا کر" ارشاد و ہدایت کی مشعلیں اپنے ہاتھوں میں لے کر دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے۔ اور کوئی خشک "اقامت دین" کا ڈھنڈورا پیٹنے والی اسلامی جماعت اس الٰہی جماعت کے مقابلہ میں کامیاب ہوئی ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایسی جماعت کے دلوں میں عشق کی چنگاری لگانے والا کوئی نہیں۔ ؎

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات

مشاورت اور لجنہ اماء اللہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لجنات اماء اللہ کو یہ خاص رعایت دی ہوئی ہے۔ کہ وہ مجلس مشاورت کی کارروائی میں حصہ لے سکتی ہیں۔ اور ان کی طرف سے جو آراء آئیں۔ ان کو مجلس میں پڑھ کر سنا دیا جاتا ہے۔ مگر لجنات اماء اللہ نے اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا۔ گذشتہ سالوں میں زیادہ سے زیادہ دس بارہ لجنات اپنی آراء بھیجتی رہی ہیں۔ حالانکہ لجنات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے ہر جماعت میں لجنہ اماء اللہ قائم کرنے کے لئے خاص تاکید فرمائی تھی۔ اس لئے امید ہے کہ اس سال لجنات کی تعداد اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہوگی۔ توقع ہے کہ اس دفعہ زیادہ سے زیادہ لجنات اپنی آراء بھیجیں گی۔ جو مجلس مشاورت کے شروع ہونے سے پہلے جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس پہنچا دی جائیں۔ تا ہم ان کو جماعت وار ترتیب دے سکیں۔

حضور نے لجنہ اماء اللہ کو یہ بھی اجازت دی ہے۔ کہ ایجنڈا مشاورت کے علاوہ وہ کوئی جماعتی معاملہ مجلس میں پیش کرنا چاہیں۔ تو پیش کر سکتی ہیں۔ میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا۔ کہ مستورات جب شوریٰ کے لئے پہلے دن ہال میں جمع ہوں۔ تو مشاورت کا اجلاس ختم ہونے کے بعد وہ زیر صدارت سیکرٹری صاحبہ مرکزی لجنہ اماء اللہ قادیان اسی شب لجنہ کی ایک مجلس شوریٰ کر لیا کریں۔ اور وہاں جو معاملات طے ہوں۔ ان کو لکھ کر دوسرے دن صبح مجلس میں پیش کرنے کے لئے نمائندہ لجنہ اماء اللہ کو دے دیا کریں۔ تا جس طرح مختلف کمیٹیوں کی رپورٹیں مجلس میں سنائی جاتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ بھی پڑھ کر سنا دی جائے۔ اس طرح مجلس کو اور خلیفکر حضور کو ان کی ضروریات کا علم ہو جائیگا۔ اور وہ مجلس میں زیر بحث لائی جا سکیں گی۔ اور حضور ان کے متعلق فیصلہ فرما سکیں گے۔ مستورات کے جماعتی کاموں میں حصہ لینے سے خود ان کی اولاد پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ خاکسار عبد الحمید آڈیٹر نمائندہ لجنہ اماء اللہ۔

درخواست دعا صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ نے بواسیر کا اپریشن کروایا ہوا ہے۔ جسکی وجہ سے تین چار روز سے بخار بھی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ کے لئے درددل سے دعا فرمائیں۔

"شیر پنجاب" کا مغویانہ پراپیگنڈا

(از ایڈیٹر)

آجکل کی سموم فضا کے پیش نظر جو حقیقۃً ایک بارودی کیفیت کا رنگ رکھتی ہے۔ اور ذرا سی آگ دکھانے سے خطرناک تباہی کا موجب بن سکتی ہے۔ ملک کا امن پسند طبقہ جو مادرِ گیتی کی حقیقی ترقی کا راز صلح و آشتی کے اصولوں میں پنہاں دیکھتا ہے۔ ایسی سچی خبروں کے شائع کرنے اور پھیلانے سے بھی احتراز کر رہا ہے۔ جو دو قوموں میں بدگمانی پیدا کرنے باموجودہ کشیدگی کو بڑھانے کا باعث ہوسکتی ہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ ہمیں مختلف جہات سے برادرانِ وطن کے بدلے ہوئے تیوروں اور مخفی تیاریوں کی اطلاعیں پہنچ رہی ہیں۔ ہم نے ملک کی موجودہ فضا کے پیش نظر کبھی بھی اس قسم کی خبروں کو قابل اشاعت نہیں سمجھا بلکہ ہمیشہ الفضل کے کالموں میں امن پسندی اور ہمدردیٔ بنی نوع انسان اور حقوق ہمسایہ اور حقوق وطنیت اور جذبات عفو و درگزر کی طرف پُرزور الفاظ میں توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ اس پُرآشوب زمانہ میں یہی ایک امن پسند اور بااصول اخبار کا اولین فرض ہے۔

مگر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جب لاہور کے سکھ اخبار "شیر پنجاب" کی اشاعت مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۷ء کے صفحہ ۸ پر ہم نے اس اخبار کے ایڈیٹوریل نوٹوں میں "تلوار لے کر چلنے کی آزادی" کے عنوان کے نیچے مندرجہ ذیل الفاظ مطالعہ کئے۔

"مسلمانوں کو کرپان سے کیوں ڈرنا چاہیئے۔ بندوق ٹامی گن۔ بمب اور نیزہ کے مقابلہ میں تلوار یا کرپان کی وقعت کیا رہ جاتی ہے؟ کرپان بھی سکھوں کو جہاں آجکل چالیس روپے میں دستیاب نہیں ہوتی۔ وہاں ضلع گورداسپور کے سکھوں کو شکایت ہے۔ کہ آج کئی ماہ سے قادیانی مرزائی پانچ پانچ روپے میں مسلمانوں کے ہاتھ تلواریں بیچ رہے ہیں۔ اور یہ تلواریں سوٹروں میں رکھ کر دیہات میں صرف مسلمانوں کے ہاتھ خفیہ طور پر بیچی جاتی ہیں۔ گورداسپور کے بعض سکھ لیڈروں کا تو یہ بھی خیال ہے۔ کہ اگر قادیان اور گردو نواح کے علاقہ کی تلاشی لی جائے۔ تو آتشیں اسلحہ اور بندوق وغیرہ بھی کثیر تعداد میں دستیاب ہوں گے۔ اس وقت جس قدر اسلحہ مسلمانوں کے پاس ہے۔ اس کے مقابلہ میں سکھوں کے پاس کچھ بھی نہیں۔ سکھ تو کرپان کو مذہبی نشان کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان تلواریں کیوں خرید رہے ہیں۔"

ہم اس خطرناک افترا اور مغویانہ پراپیگنڈا پر انا للہ و انا الیہ راجعون کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ایک تو سیاہ جھوٹ اور بدظنی کی انتہا اور دوسرے بارودی مادہ کو آگ دکھانے کے لئے دہکتے ہوئے انگارے!! اس پر بھی آگ نہ لگے تو یہ محض خدا کا فضل ہے۔ ورنہ "شیر پنجاب" نے اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اور اس افسوسناک پراپیگنڈے کی تہ میں چار غرضیں نہاں نظر آتی ہیں۔

اول۔ یہ کہ اس جھوٹ اور افترا پردازی کے ذریعہ حکومت کو جماعت احمدیہ کے خلاف خصوصاً اور مسلمانوں کے خلاف عموماً ابھارا جائے۔ تاکہ وہ اس قسم کے مفتریانہ پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر شریف مسلمانوں کے گھروں کی تلاشیاں لیں اور انہیں پریشان کریں۔

دوم۔ یہ کہ بعض بے اصول غیر مسلم افسروں کو اس ذریعہ سے اشارہ کیا جائے۔ کہ ہم نے تمہارے لئے اخباری پروپیگنڈہ کر کے راستہ کھول دیا ہے۔ اب تم مسلمانوں کے گھروں میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ ناجائز اسلحہ ڈالکر (جیسا کہ ایک طبقہ کا عام مشغلہ ہے) انہیں ماخوذ کراؤ۔

سوم۔ یہ کہ علاقہ کی سکھ آبادی کو اس مکروہ جھوٹ کے ذریعہ اس طرف توجہ دلائی جائے۔ کہ تمہارے احمدی اور مسلمان ہمسائے مسلح ہو رہے ہیں تم صرف کرپانوں پر نازاں نہ رہو۔ بلکہ اپنے آپکو جلد تر "بندوقوں اور ٹامی گنوں اور بمبوں" سے مسلح کر لو۔

چہارم۔ یہ کہ بالواسطہ طور پر سکھوں اور ہندوؤں کو یہ بھی جتا دیا جائے کہ مسلمانوں میں جماعت احمدیہ جس کا مرکز قادیان ہے اپنی تنظیم اور اپنے اتحاد کی وجہ سے ایک خاص جماعت ہے۔ اس لئے اسے اپنے تباہ کن پروگرام میں خصوصیت کے ساتھ مد نظر رکھنا چاہیئے۔

یہ وہ ظاہر و باطن فتنے کے شرارے ہیں۔ جن سے "شیر پنجاب" نے اپنے کالموں کو مزین کیا ہے۔ اور یہ ابھی اس فتنہ کی ابتدا ہے اور آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ مگر ہم پھر بھی اپنی جماعت کے دوستوں کو خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں کو عموماً یہی نصیحت کرینگے۔ کہ وہ برادرانِ وطن کی ان مہربانیوں سے اغماض کرتے ہوئے ملک کی مکدر فضا کو درست کرنے میں لگے رہیں۔ کہ اس وقت یہی ملک و قوم کی بہترین خدمت ہے۔ بیشک اسلامی تعلیم کے ماتحت ایک مسلمان کو ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔ تاکہ کوئی امن شکن اور فتنہ پرداز شخص اسے غافل پا کر نقصان نہ پہنچا سکے۔ مگر یاد رکھو کہ جس خدا نے ہمیں چوکس و ہوشیار رہنے کی تعلیم دی ہے۔ وہ اس کے ساتھ یہ بھی حکم دیتا ہے۔ کہ تم کبھی بھی ظلم کی ابتدا نہ کرو۔ بلکہ اگر کوئی شخص تم پر ظلم کا ہاتھ اٹھاتا ہے۔ تو تم اس کے جواب میں بھی انصاف کی حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور اپنے دفاع کو صرف اس حد تک محدود رکھو۔ جو ظلم کو روکنے اور ظالم کے ہاتھ کو نیچا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اور اس ضمن میں مسلمانوں کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ حکومت کو جو قیام امن کی اصل ذمہ وار ہے ملک کے اندر امن قائم رکھنے میں پوری پوری مدد دیں۔ ہاں اپنی خود حفاظتی کے حق سے بھی غافل نہ ہوں۔ کیونکہ یہ وہ بنیادی حق ہے۔ جسے ہماری شریعت اور قانون رائج الوقت دونوں نے تسلیم کیا ہے۔

باقی رہا شیر پنجاب کا یہ ادعا کہ قادیان کے احمدیوں نے علاقہ کے مسلمانوں کے پاس پانچ پانچ روپے میں تلواریں بیچی ہیں۔ حالانکہ سکھوں کو چالیس چالیس روپے میں بھی کرپان نہیں مل رہی۔ سو یہ دعوے شیر پنجاب کی سینہ زوری کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ گورنمنٹ کا ریکارڈ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ قادیان بلکہ اس سارے علاقہ میں صرف ایک ہی کارخانہ تلواروں اور کرپانوں کا بنانے والا تھا۔ جسے اس غرض کے لئے حکومت کی طرف سے باقاعدہ لائسنس بھی حاصل تھا (جو چند دن سے حکومت نے ملک کی موجودہ فضا کے پیش نظر عارضی طور پر واپس لے لیا ہوا ہے) اور یہ کارخانہ ایک سکھ کی ملکیت تھا۔ اور ایسی شکایتیں بر پہنچتی رہتی تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب کہ جہاں اس کارخانہ میں سکھوں کے پاس کرپانیں اور تلواریں کثرت کے ساتھ فروخت کی جاتی ہیں۔ وہاں مسلمان گاہکوں کو آنوں بہانوں سے ٹال دیا جاتا ہے

ہم نے ان شکایتوں کو کبھی بھی قابل التفات نہیں سمجھا . . .

. . . .

. . . . .

لیکن افسوس صد افسوس کہ ملک میں تو آگ لگ رہی ہے۔ اور ہمارے برادرانِ وطن اس آگ کو بجھانے کی بجائے الٹا اس کے شعلوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ یقیناً یہ انداز پہنچے کے نہیں ہیں۔ بلکہ خود اپنے ہاتھ سے ملک کی تباہی کا بیج بونے کے ہیں فانا للہ و انا الیہ راجعون

کرپانوں اور تلواروں کو ہر حال میں اپنے ساتھ لئے پھرنے کے متعلق جسے اب سکھوں کا مخصوص پیدائشی حق قرار دے دیا گیا ہے۔ ہم اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتے کیونکہ یہ ایک اصولی سوال ہے۔ جس پر زیادہ شرح و بسط کے ساتھ لکھنے کی ضرورت ہے۔ جس کا یہ موقع نہیں۔ مگر ہم اس وقت گورنمنٹ سے تو نہیں۔ بلکہ خود سمجھدار سکھوں سے اس قدر اپیل ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا یہ ایک بین حقیقت نہیں۔ کہ سکھوں نے بے شمار موقعوں پر دوسروں کے ساتھ لڑائی جھگڑوں کے وقت اپنی کرپانوں کو آزادانہ طور پر استعمال کیا ہے۔ پس جب باوجود اس کے کہ کرپان ایک مقدس مذہبی علامت قرار دی جاتی ہے۔ وہ عملاً ایک آلۂ حرب کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ تو کیا حق و انصاف کا یہ تقاضا نہیں۔ کہ یا تو مسیحیوں کی صلیب کی طرح کرپان کے سائز کو ایک آدھ انچ تک محدود کر دیا جائے۔ جو مذہبی علامت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور یا ساری قوموں کو اس کے رکھنے کی اجازت ہو۔ ورنہ مذہب کی آڑ میں ملک کے ایک حصہ کو مسلح کر دینا اور دوسرے حصہ کو خالی ہاتھ رکھنا نہ صرف انصاف کے خلاف ہے۔ بلکہ ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اعتماد کی روح کو بھی جسے قائم رکھنا ہر عقلمند شہری کا فرض ہے تباہ کرنے والا ہے۔

بالآخر ہم پھر مسلمان بھائیوں کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اس قسم کے جھوٹے اور اشتعال انگیز پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر صبر و تحمل کے دامن کو ہاتھ سے نہ دیں۔ بلکہ اپنی طاقتوں کو اتحاد اور تنظیم کے رستوں میں خرچ کریں۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اسلام اور مسلمانوں کی خادم ہے۔ اور گو وہ دوسری اقوام کے ساتھ بھی امن اور تعاون کی روح کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ مگر وہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ان نازک ایام میں ہر جائز اور ممکن قربانی کے لئے تیار ہے۔ اور گو اُن کی طاقت بہر حال محدود ہے۔ مگر سچے مومن کا ہاتھ بے وفائی اور بزدلی کی خاک سے گرد آلود نہیں ہوا کرتا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ویاایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔

حفاظتِ مرکز کے لئے جذبۂ ایثار

قادیان میں جب سے مرکز کی حفاظت میں زیادہ ایثار کے ساتھ شامل ہونے کی دوبارہ تحریک شروع ہوئی ہے۔ بعض احباب نے نہایت قابل قدر جذبۂ ایثار کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً محلہ دارالفضل کے ایک صاحب نے مالی استطاعت کے نہ ہونے کے بدل کے طور پر اس تحریک میں پندرہ یوم کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ ان کی اس قربانی سے فائدہ اٹھانے کی تجویز کی گئی ہے۔ ایسا ہی محلہ مذکور کے ایک صاحب نے چندہ میں چار بجلی کے ہیٹر اس عذر کے ساتھ پیش کئے۔ کہ وہ اس وقت مالی کمزوری کی وجہ سے نقد پیش نہیں کر سکتے۔ اور ایک اور صاحب نے چندہ میں دو ساگوان کی آرام کرسیاں جن کی قیمت تقریباً پچاس روپے ہوگی۔ پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور جملہ احباب کو اس تحریک میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین (ناظر بیت المال)

ہندی ٹریکٹ مالا

اسلامی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے "کرشن سندیش" ٹریکٹ مالا خریدیں۔ احمدی احباب اپنے ہندی دان دوستوں کے نام جاری کروائیں۔ قیمت سالانہ صرف ۳/- روپے۔ (مینیجر کرشن سندیش ٹریکٹ مالا دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بابو عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر کی وفات مورخہ ۳/۱ کو ایک طویل علالت کے بعد ہوئی۔ اور باوجود ان کے موصی ہونے کے بوجہ فسادات ان کی لاش قادیان دارالامان میں نہ لائی جا سکی۔ اور امانتاً انبالہ شہر میں ہی دفن کی گئی۔ بابو صاحب کی عمر ۸۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ مگر ایک سال قبل ان کی صحت میں کوئی خاص کمزوری نظر نہ آتی تھی۔ گو کبھی کبھی ان کو گردے کے درد کا دورہ ہو جاتا تھا۔ جو ان کی صحت پر چنداں اثر انداز نہ ہوتا تھا۔ بابو صاحب باقاعدہ صبح نماز کے بعد تین تین چار چار میل سیر کے عادی تھے۔ اس کے بعد اپنے عزیزو اقرباء کے گھر میں جانیکا اور ان کی خیریت اور ضروریات معلوم کرنے کا ان کا معمول تھا۔ جس مکان میں بچپن سے رہائش رکھی تھی۔ اسی میں آخر دم تک رہے۔ مہمانوں کے لئے بھی اپنے ساتھ ہی بندوبست کر رکھا تھا۔ بابو صاحب کی فطرت میں داخل تھا۔ کہ وہ حد درجہ احتیاط سے کام لیتے تھے۔ فضول خرچی ان کے قریب نہ پھٹکی تھی۔ مگر نیکیوں میں ان کا قدم کبھی پیچھے نہیں رہا۔ خوراک سادہ پر قناعت کرتے تھے۔ اور لباس ضروری سے زیادہ کے خواہاں نہ تھے۔ مجھے انہوں نے کئی کوٹ دکھائے تھے۔ جو تقریباً چالیس برس قبل بنوائے تھے۔ اور آج تک کام دے رہے تھے۔ اپنے پوتوں کی اعلیٰ تعلیم کے اخراجات خود برداشت کرتے تھے۔ اور یگانہ و بیگانہ کی امداد حسب استطاعت سے گریز نہ تھا۔ ۱۹۳۵ء سے مجھے بابو صاحب کو قریب سے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ وہ خاندان میں ایک بابرکت وجود ہونے کے علاوہ جماعت کے لئے بھی رحمت کا باعث تھے۔ اتفاق و ملنساری ان کی پیشانی پر لکھی تھی۔ افراد خاندان کو اور افراد جماعت کو نقطہ واحد پر جمع کرنے والی وہ ایک ہی شخصیت تھی۔ وہ ہر سال متفقہ طور پر امیر جماعت منتخب ہوتے رہے۔ اور آپس کے تنازعات کو خود بطور احسن فیصلہ فرماتے تھے۔

بابو صاحب صحابی تھے۔ ابتدائی ایام میں بیعت کی تھی۔ زمانے کے نشیب و فراز سے دوچار ہو چکے تھے۔ جماعت کو نیکی اور تبلیغ کی ترغیب میں پیش پیش تھے۔ ہر کام کرنے والے کے ساتھ ان کی دعائیں اور ظاہری امداد شامل حال رہتی تھی۔ نوجوانوں میں کام کرنے کا شوق پیدا کرنا ان کا من بھاتا مشغلہ تھا۔ بیکاری سے نفرت تھی۔ اپنے خاندان اور جماعت کے افراد کو بیکار دیکھ کر ملازمت یا تجارت کا مشورہ دیتے تھے۔ اور امداد فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بابو صاحب کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کیا تھا۔ صاحب جائیداد اور صاحب اولاد تھے۔ صحابی ہونے کے شرف کے علاوہ ہر تحریک میں حسب توفیق حصہ لیتے تھے۔ اور مرکز کے احکام کو ان کے الفاظ اور روح کے مطابق عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور عمل پیرا ہوتے تھے۔ چندہ باقاعدگی سے روانہ فرماتے۔ اور خود ہی خزانچی کے فرائض ادا فرماتے تھے۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں کبھی تاخیر و خامی کا دخل نہ ہونے دیتے تھے۔ ہماری مسجد انبالہ شہر اس زمین پر تعمیر ہے۔ جو بابو صاحب نے ہبہ فرمائی تھی۔ اور جب تک یہ عمارت موجود ہے۔ بابو صاحب کی نیکی کی یاد دلاتی رہے گی۔

بابو صاحب کو اس مسجد سے خاص انس تھا۔ بڑے شوق سے اس کی دیکھ بھال فرماتے تھے۔ اور پانچوں وقت مسجد میں باجماعت نماز کے شائق تھے۔ درس قرآن و حدیث و اجلاس وغیرہ اسی مسجد میں ہوا کرتے تھے۔ خدام الاحمدیہ سے اکثر صفائی ہفتہ عشرہ کے بعد کرواتے تھے۔

بابو صاحب کا مزاج نرم اور شگفتہ تھا۔ خندہ پیشانی سے ملنا ان کا شیوہ تھا۔ گفتگو آہستہ۔ سادہ اور کم فرماتے تھے۔ میں نے بابو صاحب کو اول تو غصے میں ہی نہیں دیکھا۔ مگر ان کے منہ سے سخت الفاظ تو کبھی نہیں سنے۔ معاملات کے بہت صاف اور سنجیدہ تھے۔ معاہدات کا پورا خیال فرماتے تھے۔ حاجی میراں بخش صاحب مرحوم کے قتل کے بعد عدالت عالیہ لاہور نے بابو صاحب کو ان کے کم سن بچے کا گارڈین مقرر کیا تھا۔ جس فرض کو بابو صاحب نے نہایت ہی عمدہ طور پر نباہا۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کی میزان کو اس قدر بھاری کر دے۔ کہ حساب کی نوبت ہی نہ آئے۔ ان کی وفات نے جماعت احمدیہ انبالہ شہر میں ایک اہم خلا پیدا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اب اس کو پورا کرنے والا ہے۔ بابو صاحب نے اپنے پیچھے دو لڑکے دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ ان کی بیوی ہنوز بقید حیات ہے۔ اور ایک لڑکا بابو عبدالحمید صاحب ملازم دفتر ڈپٹی کمشنر ہیں۔ سب علیل رہے ہیں۔ دعائے صحت فرمادیں۔ دوسرا لڑکا بابو عبدالمجید صاحب انبالہ میں پوسٹ ماسٹر ہیں۔ خاندان کے افراد ماشاء اللہ کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ اور بابو صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

خاکسار محمد مستقیم بی۔اے ایل۔ایل۔بی ٹیکس آفیسر فیروزپور

بعض علمی حوالجات

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا

۲۶۔ علامہ ابن خلدون اپنے مقدمہ (۵) نبیہٖ صلے اللہ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں۔ "فَیُفَسِّرُوْنَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ بِاللَّبِنَةِ حَتّٰی اَکْمَلَتِ الْبُنْیَانَ وَمَعْنَاہُ النَّبِیُّ الَّذِیْ حَصَلَتْ لَہُ النُّبُوَّةُ الْکَامِلَةُ" (مقدمہ ابن خلدون ص۳۲۳ فصل المعاطمی المنتظر) کہ صوفیائے کرام خاتم النبیین کی تفسیر حدیث (اللبنۃ (اینٹ) کرکرتے ہیں۔ اور اس میں آنحضرت ؐ کو وہ اینٹ قرار دیا گیا ہے۔ جس نے محل کو کامل کیا بس خاتم النبیین کے معنی ہوئے وہ نبی جسے کامل نبوت حاصل ہو"

نزول جبرئیلؑ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جبرئیلؑ دنیا پر نازل ہی نہیں ہوں گے تو پھر وحی کیسے نازل ہوسکتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حدیث ہی باطل ہے۔ لکھا ہے

۲۷۔ "وَمَا اشْتَھَرَ اَنَّ جِبْرِیْلَ لَایَنْزِلُ اِلَی الْاَرْضِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ لَا اَصْلَ لَہٗ" (روح المعانی جلد ۷ ص۶۵)

ترجمہ:۔ "یہ جو مشہور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد جبرئیلؑ زمین پر نہیں اترے گا بے اصل ہے"

۲۷۔ پھر لکھا ہے:۔ "اِعْلَمْ اَنَّ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ اَنْکَرُوْا نُزُوْلَ الْمَلَکِ عَلٰی قَلْبِ غَیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَدَمِ ذَوْقِہٖ لَہٗ وَالْحَقُّ اَنَّہٗ یَنْزِلُ وَلٰکِنْ بِشَرِیْعَةِ نبیہٖ صلے اللہ علیہ وسلم" (روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۳۴۲)

ترجمہ:۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ بعض علماء نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور پر نزول جبرئیلؑ کا انکار کیا ہے۔ کیونکہ انہیں یہ نعمت نصیب نہیں ہوئی۔ سچی بات یہ ہے کہ جبرئیلؑ اترتا ہے اور وحی لاتا ہے۔ لیکن وہ وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کے مطابق ہوتی ہے"

۲۸۔ حضرت عیسےٰ موعود علیہ السلام کی طرف آئندہ وحی نازل ہونے کے متعلق لکھا ہے:۔

"وَادَّعٰی بَعْضُھُمْ اَنَّ الْوَحْیَ اِلٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ بَعْدَ نُزُوْلِہٖ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ ذَالِکَ ابْنُ حَجَرٍ الْھَیْثَمِیُّ فَقَالَ نَعَمْ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَحْیٌ حَقِیْقِیٌّ" (روح المعانی جلد ۷ ص۶۵)

یعنی بعض علماء کا دعویٰ ہے کہ جب عیسےٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو خدا تعالےٰ ان کی طرف وحی کرے گا۔ اس کے متعلق علامہ ابن حجر الھیثمی سے بھی پوچھا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں حضرت عیسےٰ کی طرف حقیقتاً وحی نازل ہوگی۔

پس آج علماء کا شور مچانا کہ مسیح موعود علیہ السلام پر وحی یا جبرئیلؑ کا نزول ناممکن ہے غلط اور خلاف واقعہ ہے۔

درخواست دعاء

جناب میاں غلام حسن صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم جو حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے عرصہ قریباً چار ماہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ عمر قریباً ۷۵ سال ہے۔ کمزور بہت ہو چکے ہیں۔ اس لئے تمام بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جناب میاں صاحب موصوف عرصہ قریباً ۵۵ سال سے مسجد احمدیہ محمود آباد میں متواتر امام الصلوٰۃ چلے آرہے ہیں۔ اب ان کی بیماری کی وجہ سے بمشورہ جماعت احمدیہ ملک نور احمد صاحب صحابی ممبر وائس امام الصلوٰۃ کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

ملک عبدالمغنی امیر جماعت احمدیہ محمود آباد جہلم۔

ترے بغیر

ملتی کہاں ہے دولتِ ایماں ترے بغیر
حاصل کہاں ہے لطفِ دل وجان ترے بغیر

اب کس کو سونپ دوں یہ نظامِ حیاتِ عشق
کس کو دکھاؤں جوشِ فراواں ترے بغیر

دل ہو گیا ہے داغِ جدائی سے داغدار
سینہ بنا ہے رشکِ گلستاں ترے بغیر

فرقت میں تیری دن نہیں کٹتے پہاڑ سے
راتیں ہیں مثلِ ظلمتِ عصیاں ترے بغیر

سونی پڑی ہے محفلِ عشاق آجکل
جمتی نہیں ہے مجلسِ عرفاں ترے بغیر

تیرے ہی آستاں پہ اب آئیں گے اہلِ درد
ہے کس کے پاس درد کا درماں ترے بغیر

عقدہ کشائیوں نے گرہیں ڈال دی ہیں اور
ہوتی نہیں ہیں مشکلیں آساں ترے بغیر

وابستہ ہیں تیرے ہی دامن سے برکتیں
کیسے بڑھے گی قوم مسلماں ترے بغیر

آ تو کہ تجھ سے بزمِ دل اپنی سجاؤں میں
ہے ورنہ ہیچ عیش کا ساماں ترے بغیر

اشرفؔ کی زندگی تو کوئی زندگی نہیں
دنیا اندھیر ہے مہِ تاباں ترے بغیر

محمد شفیع اشرف واقف زندگی

مسابقت کی روح رکھنے والو!

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کے مخلص مجاہد اپنے اندر مسابقت کی روح رکھتے ہیں۔ اور ان کی خواہش اور کوشش رہتی ہے کہ ابتدا کے سال میں ہی ادا کرکے سابقون الاولون میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ ایک خاص تعداد ۳۱ مارچ تک وعدے پورے کر چکی ہے۔ اور ان کے منی آرڈرز ڈاکخانہ میں آئے ہوئے ہیں۔ لیکن دفتر محاسب میں تقسیم نہیں ہو سکے۔ علاوہ چیک اور ڈرافٹ بھی دفتر محاسب میں آئے پڑے ہیں۔ بوجہ بنکوں کے کاروبار نہ کرنے کے کیش نہیں ہوئے۔ انشاء اللہ تعالےٰ امید ہے کہ اپریل کے پہلے عشرہ میں تقسیم ہو جائیں۔

پس یہ موقعہ ان احباب کے لئے بھی ہے جو ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کے لئے کوشاں تھے لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ انہیں بھی چاہیئے۔ کہ ۱۰ اپریل تک اپنا وعدہ سو فیصدی مرکز میں داخل کرلیں۔ کیونکہ رکے ہوئے منی آرڈر اور وہ جو ۱۰ اپریل تک داخل کر دیئے گئے ان سب کی ادائیگی ۳۱ مارچ کی میعاد کے اندر سمجھی جائے گی۔

پس اگر آپ نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ تو فوری توجہ کر کے ۱۰ اپریل تک داخل فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ظہور مصلح موعود کے متعلق غیر مبائعین کی سچی شہادتیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے تیسرا تبلیغی ٹریکٹ شائع ہو گیا ہے جس میں ظہور مصلح موعود کے متعلق غیر مبائع اکابر کی دس سچی شہادتیں درج کی گئی ہیں۔ یہ ٹریکٹ ہر غیر مبائع دوست تک پہنچنا ضروری ہے۔ احباب جہاں ضرورت سمجھیں اس کے لئے ٹریکٹ مفت دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے طلب فرمالیں۔ اپنے علم کے لئے خود بھی اس کا مطالعہ کرنا اچھا ہے۔

الراقم عطاء جالندھری نائب قائد تبلیغ انصار اللہ

تصحیح

حضرت مولوی شیر علی صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کچھ دنوں کے لئے دارالامان سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے اس عرصہ کے لئے قائمقام صدر جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کو مقرر فرمایا ہے۔ الفضل ۳۰ مارچ میں [illegible]

ضروری خبریں

ہندوستان کے مختلف مقامات پر بدامنی اور فسادات

بمبئی ۳۱ مارچ کل شام سے بمبئی کے مختلف علاقوں میں پھر فرقہ وارانہ فساد شروع ہو گیا ہے۔ پولیس کو کئی بار مشتعل ہجوم پر گولی چلانا پڑی۔ جس کی وجہ سے متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ اکا دکا حملوں کی وارداتیں متواتر ہو رہی ہیں۔ شہر میں ایک ہفتہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ جو شام کے سات بجے سے لیکر صبح کے سات بجے تک رہا کرے گا۔ حالت زیادہ خراب ہو جانے کے احتمال کے پیش نظر فوج کو شہر میں داخل ہونے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

کلکتہ ۳۱ مارچ کلکتہ کے مختلف مقامات میں ابھی فرقہ وارانہ مصادم اور اکا دکا حملے جاری ہیں۔ کل بہوڑہ کے علاقہ میں پولیس کو چودہ بار گولی چلانا پڑی۔ شہر میں خوف و ہراس طاری ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی کے مختلف امتحانوں کے علاوہ تقسیم انعامات کی سالانہ تقریب بھی مخدوش فضاء کے پیش نظر سردست ملتوی کر دی گئی ہے۔ کل وزیر اعظم بنگال مسٹر حسن شہید سہروردی اور بنگال اسمبلی کے حزب مخالف کے لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے نے شہر کے مختلف حصوں کا دورہ کیا۔ اور عوام کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔

کانپور ۳۰ مارچ شہر میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ حکومت کی طرف سے قیام امن کی پوری کوشش کی جا رہی ہے کل رات پھر کوئی واردات نہیں ہوئی۔ لیکن کھچاؤ بدستور پایا جاتا ہے۔

بہار گورنمنٹ کے گرمائی دارالخلافہ رانچی میں بھی فسادات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ کل دن بھر لوٹ مار اور آگ لگانے کی وارداتیں ہوتی رہیں۔ چھرا گھونپنے کے واقعات بھی ہو رہے ہیں۔

پنجاب کے تمام اضلاع میں اب امن ہے لیکن خوف و ہراس اور کشیدگی ابھی دور نہیں ہوئی۔

آسام میں مسلم لیگ کی سول نافرمانی

شیلانگ ۳۱ مارچ۔ کل آسام مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے کافی غور و خوض کے بعد فیصلہ کیا کہ صوبہ کے تمام اضلاع میں بیک وقت سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی جائے۔ بنگال مسلم لیگ کے نائب صدر سر چوہدری خلیق الزمان بھی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں موجود تھے۔

مسٹر گوپی ناتھ باردولائی وزیر اعظم آسام نے ایک بیان میں کہا۔ آسام اور بنگال مسلم لیگ کی کونسل آف ایکشن نے مسلم نیشنل گارڈز کو آسام پر چڑھائی کر دینے کا جو حکم دیا ہے وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ اس سے حالات بہت زیادہ خراب ہو جانے کا احتمال ہے۔ آپ نے آسام کی لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر مسٹر سعد اللہ خاں کے ساتھ گفت و شنید کے متعلق کہا۔ اس گفت و شنید کے ساتھ ساتھ مسلم لیگ کی طرف سے سول نافرمانی کی مہم جاری ہو جانے کی وجہ سے قدرتی طور پر سمجھوتہ کی راہ میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ حکومت کو مجبوراً قانون کا احترام قائم کرنے اور قانون شکنی کی روک تھام کے لئے سخت کارروائی کرنی پڑی ہے۔

وزیر اعظم انڈونیشیا کا بیان

بٹیویا ۳۰ مارچ۔ ڈاکٹر شہریار وزیر اعظم انڈونیشیا نے ایک بیان میں بتایا کہ اب جبکہ حکومت ہالینڈ نے انڈونیشیا ری پبلک کو آزاد حکومت تسلیم کر لیا ہے۔ ہم مختلف ممالک میں اپنے سفیر بھیج رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس سلسلے میں قاہرہ اور آسٹریلیا میں بہت جلد نمائندے بھیج دیئے جائیں گے۔ میں خود آسٹریلیا کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لئے وہاں جانا چاہتا ہوں آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ سمجھوتہ ہو جانے کے باوجود ڈچ گورنمنٹ نے ابھی تک انڈونیشیا کی اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ مجھے کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ انڈونیشیا اب آزادانہ طور پر مختلف ممالک میں تجارتی سامان کیوں نہ بھیجے۔ آپ نے کہا ڈچ حکومت کے اس طرز عمل کو کسی صورت میں دوستانہ نہیں کہا جا سکتا۔

بمبئی ۳۱ مارچ۔ کل ہندوستانی ریاستوں کے وزراء کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں جون ۱۹۴۸ء تک اختیارات منتقل ہونے کے اعلان کے پیش نظر ریاستوں کے طرز عمل پر غور کیا گیا۔ ریاست ٹراونکور نے اس سلسلے میں آزاد پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ انتقال اقتدار کے وقت ریاست ٹراونکور ایک آزاد حکومت ہونے کا اعلان کر دے گی۔

لاہور ۳۰ مارچ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر لالہ بھیم سین سچر نے ایک بیان میں کہا۔ راجہ غضنفر علی خاں کا یہ مطالبہ درست نہیں ہے کہ گورنر پنجاب کو نئے انتخابات کرانے چاہئیں۔ یا مسلم لیگ کو وزارت بنانے کی اجازت دینی چاہیئے۔ آپ نے کہا لیگ پارٹی اکیلی وزارت بنانے پر قادر نہیں ہے۔ اور تازہ واقعات کے بعد صوبہ کی کوئی اقلیت اس پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آپ نے کہا موجودہ حالات انتخابات کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ اس سے صوبہ میں فرقہ وارانہ کشیدگی زیادہ ہو جائے گی۔

مدراس ۳۱ مارچ۔ اچاریہ کرپلانی صدر کانگرس نے پروفیسر عبد الباری صدر بہار کانگرس کمیٹی کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ملک ایک بہادر بے غرض اور نڈر سپاہی سے محروم ہو گیا ہے۔

پشاور ۳۱ مارچ۔ کل مسلم لیگ نے ایک بہت بڑا جلوس نکالا۔ اور پیر آف مانکی شریف کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کیا۔ جلوس ایک بازار سے گذر رہا تھا کہ گولی چل گئی۔ جس کی وجہ سے ایک شخص مجروح ہوا اس سلسلے میں ایک شخص کو گرفتار کر لیا گیا۔

کٹک ۳۱ مارچ۔ اڑیسہ اسمبلی نے ایک غیر سرکاری قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا ہے۔ کہ صوبہ کے ہائی سکولوں میں ذریعہ تعلیم انگریزی کی بجائے صوبائی زبان ہونی چاہیئے۔ وزیر اعظم نے کہا حکومت قرارداد سے اصولی طور پر تو متفق ہے۔ لیکن یہ قرارداد ابھی قبل از وقت ہے۔ ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس بارے میں مختلف دیگر صوبائی حکومتوں اور یونیورسٹیوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اس کے جواب تک قرارداد ملتوی کر دینی چاہیئے۔

بنگلور ۳۱ مارچ۔ ریاست میسور کی کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ریاست کی مختلف پابندیوں کے خلاف یکم مئی سے سول نافرمانی شروع کر دی جائے۔

دہلی ۳۱ مارچ۔ دہلی کانگرس کمیٹی نے متفقہ طور پر مسز ارونا آصف علی کو اپنا صدر منتخب کیا ہے۔

لاہور ۳۱ مارچ۔ لاہور کارپوریشن نے اپنے جمعہ کے اجلاس میں خاکروبوں کے ریلیف کے لئے تین لاکھ پانچ ہزار کی رقم منظور کی ہے۔ آئندہ لاہور کارپوریشن کے ہر ایک خاکروب ملازم کو چالیس روپے ماہانہ تنخواہ ملے گی۔

کراچی ۳۰ مارچ۔ کل سندھ اسمبلی میں جب جاگیرداروں کے متعلق ایک سرکاری بل منظور کیا گیا۔ تو کانگرس پارٹی اسمبلی ہال سے واک آؤٹ کر گئی جب سے سندھ اسمبلی کا بجٹ سیشن شروع ہوا ہے یہ تیسری بار ہے کہ کانگرس پارٹی نے واک آؤٹ کیا ہے۔ کانگرس پارٹی کے لیڈر نے واک آؤٹ کے بعد بیان دیا ہے کہ ہم آئندہ بجٹ سیشن کی کارروائیوں میں بالکل حصہ نہیں لیں گے۔

وزیر اعظم سندھ شیخ غلام حسین ہدایت اللہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ کانگرس پارٹی جھوٹے اور باطل پراپیگنڈا اور اس قسم کی حرکات سے دنیا پر اپنی مظلومیت جتانے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ بتانا چاہتی ہے کہ سندھ میں اقلیتوں پر بے انصافی ہو رہی ہے۔ دراصل ان کے یہ ہتھکنڈے پاکستان کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لئے ہیں۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ آسام کی حکومت نے مسلم لیگ کی سول نافرمانی سے پیدا شدہ صورت حال کو قابو میں کرنے کے لئے مرکز سے فوج کی امداد طلب کی تھی خیال کیا جاتا ہے کہ مرکزی حکومت ہند نے فوج کے چند دستے حکومت آسام کی تحویل میں دے دیئے ہیں